سبق 7

اپنے رویہ پر غوروخوص کریں

میرے لوگوں کی ایک کہاوت کچھ یوں ہے۔'' آپ ایک لاٹھی سے سو بھیڑوں کی نگرانی کر سکتے ہیں ۔لیکن سو لوگوں کے لئے آپ کو سو لاٹھیوں کی ضرورت ہوگی۔''

تمام لوگ مختلف ہوتے ہیں ۔حتیٰ کہ ایک قوم میں، ایک قبیلہ میں اور ایک خاندان میں آپ سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک نہیں کر سکتے ۔ جو کچھ میرے ملک میں اثر انگیز ہے۔شاید وہ آپ کے ہاں کارآمد نہ ہو۔اور جو کچھ آپ کے ملک میں کارآمد ہے ممکن ہے وہ میرے ملک میں موثر نہ ہو۔ اکثر ہمیں کسی شخص کے ساتھ کئی مختلف طریقے استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ جب ہم شخصی بشارت میں پہنچ کی بات کرتے ہیں تو اس سے ہماری مراد وہ اقدامات ہیں جو ہم ایک شخص کو المسیح کے پاس لانے کے لئے کرتے ہیں۔

پھر آپ پوچھ سکتے ہیں کہ ''میں کس طرح جان سکتا ہوں کہ ایک خاص شخص کے لئے کونسا خاص طریقہ استعمال کرنے کی ضرورت ہے؟'' میں نہیں جانتا کہ آپ کو کیا سچائی بتاؤں ۔اس وقت تک کوشش کرتے رہیں جب تک آپ درست طریقے کو تلاش نہ کر لیں ۔ جب ضروری ہو تو اپنے طریقہ کو تبدیل کرنے کے لئے تیار رہیں۔اور روح القدس کو موقع دیں کہ وہ آپ کی رہنمائی کرے۔

ابھی ہم نے پڑھا ہے کہ ہم کس طرح چند اہم سماجی یا معاشرتی رکاوٹوں پر غالب آ سکتے ہیں۔ جب آپ لوگوں تک پہنچنے کے متعلق مطالعہ کرتے ہیں تو اس بات کو ضرور ذہن میں رکھیں۔

اس سبق میں آپ مطالعہ کریں......

حقیقت پسند بننا

مجرم نہ ٹھہرائیں

احترام کرنا

فکرمندی کرنا

یہ سبق آپ کی مدد کریگا...

☆اس بات کو سمجھنے میں کہ درست رویہ لوگوں کو المسیح کے لئے جیتنے میں کس طرح آپ کی مدد کریگا۔

☆دوسروں تک خوشخبری پہنچانے میں مثبت رویہ اختیار کرنے میں۔

حقیقت پسند بننا

مقصد نمبر 1 خوشخبری پھیلانے میں مثبت قدرتی رویہ کی مثال دینا۔

اگر ہم روحیں جیتنا چاہتے ہیں تو ہمیں سمجھنے کی ضرورت ہے کہ خوشخبری پھیلانے میں کون سے طریقے ہمارے لئے مددگار ثابت ہونگے۔ سب سے پہلے ہم اپنے اقوال وافعال کو زندہ مثال کے طور پر پیش کریں۔ پھر ہمیں حقیقت پسند بننا چاہیے۔ اور ایسے طریقے اختیار کرنے چاہیں جن سے لوگوں کی سمجھ کے مطابق اسی نکتہ نظر سے ان سے کلام کریں جسے وہ سمجھ سکیں۔

المسیح ایسے مسافر کی مانند سامری عورت سے ملے جسے مدد کی ضرورت تھی۔ حتی کہ وہ گنہگار عورت المسیح کے لئے عظیم مدد ثابت ہوئی۔ المسیح نے اپنے متعلق یہ نہیں سوچا کہ وہ اتنے پاک ہوتے ہوئے بھی اس عورت سے مدد حاصل کریں گے۔ اس کے برعکس آپ نے کہا ''مجھے پانی پلا'' (یوحنا۴:۷)۔ میرے ملک میں اس طرح کے رویہ کو اجنبی یا مسافرانہ کہا جاتا ہے۔

اسطرح کا حقیقت پسندانہ رویہ اختیار کر کے، المسیح اس عورت کی سب سے اہم ضرورت تک پہنچ گئے۔ وہ اسے زندگی کا پانی دینے کے قابل ہوئے۔ ہم عہد عتیق میں پڑھتے ہیں کہ ابرہام کے نوکر نے یہی رویہ کنویں پر استعمال کیا۔ جب اس نے ربقہ سے کہا "ذرا اپنے گھڑے سے تھوڑا سا پانی مجھے پلا دے۔" (پیدایش ۲۴:۱۷)

ایسے کئی ممالک ہیں جہاں میں اب تک نہیں گیا۔ لیکن میں جہاں کہیں بھی گیا میں نے اس بات کا جائزہ لیا کہ لوگ ایسے لوگوں کی مدد کرنا پسند کرتے ہیں جو مصیبت میں فکر مند ہوں۔ اگر آپ کسی کو موقع دیں کہ وہ آپ کی تھوڑی سی خدمت کرے اور آپ اس کو خوشخبری سنائیں تو وہ بڑے شوق سے آپ کی بات سنے گا۔

پولس رسول نے حقیقت پسندانہ رویہ اپنایا۔ جب وہ اتھینے کو گیا تو اسے یہ دیکھ کر بہت دکھ ہوا کہ سارا شہر بتوں سے بھرا پڑا ہے۔ پھر بھی جب اس نے لوگوں سے گفتگو کی تو حکمت سے کام لیا۔ وہ ان کے نکتہ نظر سے ان کے ساتھ گفتگو کرنے کے قابل تھا۔ اس نے کہا:

"اے اتھینے والو! میں دیکھتا ہوں کہ تم ہر بات میں دیوتاؤں کے بڑے ماننے والے ہو۔ چنانچہ میں نے سیر کرتے اور تمہارے معبودوں پر غور کرتے ہوئے ایک ایسی قربان گاہ بھی پائی جس پر لکھا تھا کہ نامعلوم خدا کے لئے۔ پس جس کو تم بغیر معلوم کئے پوجتے ہو میں تم کو اس کی خبر دیتا ہوں" (اعمال ۱۷:۲۲، ۲۳)۔

ان کی زندگیوں میں موجود اشیاء کے متعلق گفتگو کے اس سادہ طریقہ سے پولس ان کی توجہ حاصل کرنے کے قابل ہوا۔ اگر چہ وہ بتوں کو پوجنے والے تھے۔ تو بھی وہ اس قابل ہوا کہ ان ہی کی بت پرستی میں سے ایک بات استعمال کرتے ہوئے خوشخبری ان

تک پہنچائے۔نتیجتاً ان میں سے کچھ اس سے آ ملے اور ایمان لے آئے (اعمال ۱۷:۳۴)۔

اب فرض کیجیے پولس نے کہا ہوتا ''تم گنہگار ہو۔تم جہنم میں جاؤ گے۔ بت پرست خدا کو نہ دیکھیں گے''۔اگر اس نے ایسا کیا ہوتا تو میرا خیال ہے کہ ردعمل بہت شدید ہوتا۔شاید اس روز کوئی شخص ایمان نہ لاتا۔

سوچیے کس طرح کسی نے آپ کو المسیح کے متعلق بتایا تھا۔کیا انہوں نے فطری رویہ کا استعمال کیا؟ ہم لوگوں کو منفی طریقہ سے نہیں جیت سکتے۔ہمیں حقیقت پسندانہ اور مثبت ہوتے ہوئے ان کے ساتھ شریک ہونے کی ضرورت ہے۔

بہت سال پہلے ایک روز میں اپنے اندھے چچا کو جو پاسبان تھے ایک گاؤں تک لے جا رہا تھا۔ مجھے اب تک وہ طریقہ یاد ہے جس سے انہوں نے گواہی دی تھی۔اس گاؤں کے لوگ اس امید پر جانوروں کی قربانیاں کرتے تھے کہ ان کے دیوتا ان سے خوش ہوں گے۔میرے چچا نے انہیں بتایا کہ جانوروں کی قربانی کوئی نئی بات نہیں ہے۔اس نے انہیں بتایا کہ خدا قربانیوں سے خوش ہوتا ہے اور ایک وقت اس نے اپنے لوگوں سے کہا کہ وہ متواتر ایسا کریں۔

اس نکتہ تک سارا گاؤں سحرزدہ کھڑے ہو کر ان کے الفاظ سنتا رہا۔انہوں نے اس سے پیشتر ایسی باتیں نہیں سنیں تھیں۔وہ منفی باتیں سننے کے عادی ہو چکے تھے۔تب میرے چچا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ جب وقت پورا ہوا تو خدا نے اپنے بیٹے المسیح کو قربانی کے طور پر بھیجا۔اس نے بتایا کہ المسیح تمام نسل انسانی کو بچانے کے لئے صلیب پر موئے اور اس وقت سے لے کر آج تک خدا کو جانوروں کی قربانی کی مزید کوئی ضرورت نہیں رہی۔المسیح نے یہ سب ہماری خاطر کیا۔ہم اب المسیح کے پاس آ سکتے ہیں۔المسیح سے گفتگو کر سکتے ہیں اور وہ ہماری سنیں گے۔

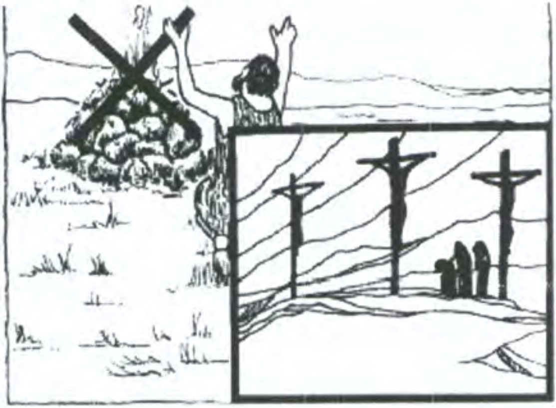

میرے اندھے چچا نے تمام لوگوں کی دلچسپی کے موضوع کا مثبت طریقہ استعمال کیا جوان میں سے بہتوں کوالمسیح تک لانے کے قابل ہوا۔ان میں سے کچھ لوگ اب انکی جگہ المسیح کی خوشخبری کو پھیلا رہے ہیں۔

مشق

1 ایک شخص جو گناہ میں زندگی بسر کررہا ہے ہم کس طرح بہتر طور پر اسکی کی مدد کرسکتے ہیں۔

الف: اسے بتائیں کہ اگر وہ تبدیل نہ ہوا تو وہ جہنم میں جائے گا۔

ب: جو کچھ وہ کررہا ہے اس میں اسکا ساتھ دیں۔تاکہ ہم اس کی اور زیادہ مدد کرسکیں۔

ج: اس کے سامنے اس بات کو پیش کریں کہ المسیح کی محبت کے وسیلہ

کس طرح ہماری گناہ آلودہ زندگیاں تبدیل ہو چکی ہیں۔

2 ہر ایک مثبت رویے کے سامنے کی خالی جگہ میں (1) اور ہر منفی رویے کے سامنے کی خالی جگہ میں (2) لکھیں۔

الف: .... صاحب تمیز ہونا

ب: .... حقیقت پسند ہونا

ج: .... مددگار ہونا

د: .... مدد لینا

و: .... الزام لگانا

ہ: .... محبت دکھانا

مجرم نہ ٹھہرائیں

مقصد نمبر 2 کلام مقدس سے دو مثالیں پیش کرنا کہ خدا کا گنہگار انسانوں کے ساتھ کیسا رویہ ہے۔

خدا نے ہمیں مجرم نہیں ٹھہرایا۔ جب آدم اور حوا گناہ میں گر گئے تو خدا فوراً انہیں ہلاک کر سکتا تھا۔ لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔ اس نے انہیں وضاحت طلب آواز میں پکارا ''آدم تو کہاں ہے'' (پیدایش ۹:۳)۔

داؤد بادشاہ کے زمانہ میں ساری دنیا گناہ سے بھری ہوئی تھی۔ تمام اقوام کے لوگ بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ کچھ لوگ اپنے بچوں کو آگ میں جلا کر دیوتاؤں کے لئے قربانیاں دیتے تھے (احبار ۱۸:۲۱)۔ یہاں تک کہ اسرائیل کے لوگوں نے اپنے خدا کو چھوڑ دیا اور دوسری اقوام کی مانند ہو گئے۔ داؤد لکھتا ہے:

''وہ بگڑ گئے انہوں نے نفرت انگیز کام کیے ہیں۔کوئی نیکوکار نہیں...وہ سب کے سب گمراہ ہو گئے وہ باہم نجس ہو گئے۔کوئی نیکوکار نہیں۔ایک بھی نہیں''
(زبور۱۴:۱،۳)

آپ سوچیں گے کہ جب خدا نے دنیا پر نگاہ کی اور اس نے ان کا گناہ دیکھا تو اسے ہم سب کو مجرم ٹھہرانا چاہیے تھا اور اس کا غضب ہم پر نازل ہونا چاہیے تھا۔لیکن سنیئے وہ کیا فرماتا ہے:

''آؤ ہم باہم حجت کریں۔اگر چہ تمہارے گناہ قرمزی ہوں وہ برف کی مانند سفید ہو جائیں گے اور ہر چند وہ ارغوانی ہوں تو اون کی مانند اجلے ہوں گے''(یسعیاہ۱:۱۸)

خدا اپنے بندوں پر مہربان ہے۔وہ گناہ سے نفرت کرتا ہے لیکن گنہگار سے پیار کرتا ہے۔جب وہ آسمان سے نگاہ کرتا ہے تو وہ صرف گنہگار لوگوں ہی کو نہیں دیکھتا۔وہ ان لوگوں کو دیکھتا ہے جو تاریکی میں بیٹھے ہیں۔اور نہیں جانتے کہ انہیں کیا کرنا ہے اور کہاں جانا ہے۔خدا دیکھتا ہے کہ گناہ نے انہیں زخمی کر رکھا ہے۔اب وہ مزید یہ نہیں کہہ سکتا کہ سب اچھا ہے۔ان تمام باتوں کے علاوہ ہم پڑھتے ہیں کہ اس نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا۔اس نے یہ نہیں چاہا کہ دنیا کو مجرم ٹھہرائے بلکہ اس نے یہ چاہا کہ دنیا کو بچائے (یوحنا۳:۱۶۔۱۷)۔

المسیح نے ہمیں مجرم نہیں ٹھہرایا۔یہ انکے کام کا حصہ نہیں تھا۔جب آپ نے سامری عورت سے گفتگو کی تو آپ جانتے تھے کہ وہ عورت گناہ میں زندگی بسر کر رہی ہے۔آپ جانتے تھے کہ شریعت کے مطابق اسے سنگسار کر دینا چاہیے لیکن آپ ترس سے بھرے ہوئے تھے۔اور آپ نے اسے ابدی زندگی کے پانی کی پیشکش کی۔آپ جانتے تھے کہ یہ

زندگی کا پانی اسے گناہ سے دور اور خدا کے نزدیک لے آئے گا (یوحنا۴:۱۰)۔

ہم کلام مقدس میں ایک اورعورت کے متعلق پڑھتے ہیں جس پر زنا کاری کا الزام تھا۔اس کے خلاف دو سے زیادہ گواہ موجود تھے۔کوئی بھی حتی کہ اسکا شوہر یا اس کے بچوں کی چیخ و پکار بھی اسے سنگسار کئے جانے سے نہیں بچا سکتی تھی۔لیکن المسیح وہاں موجود تھے۔آپ نے فرمایا ''جوتم میں سے بے گناہ ہے وہی پہلے اسکے پتھر مارے'' (یوحنا۸:۷)۔ اور کوئی ایسا نہ تھا جس نے کوئی گناہ نہیں کیا تھا کہ وہ اسے پہلا پتھر مارتا۔المسیح وہ واحد ذات تھے جو ایسا کر سکتے تھے۔لیکن آپ نے فرمایا

''کیا کسی نے تجھ پر حکم نہیں لگایا؟'' اس نے کہا ''اے خدوند کسی نے نہیں۔'' المسیح نے کہا ''میں بھی تجھ پر حکم نہیں لگاتا جا۔پھر گناہ نہ کرنا'' (یوحنا ۸:۱۰،۱۱)

ذرا تصور کیجیے کہ یہ عورت خوشی مناتے ہوئے واپس اپنے گھر کو لوٹ رہی ہے۔اس لئے کہ وہ آزاد کر دی گئی ہے۔المسیح اس لئے دنیا میں نہیں آئے کہ مجرم ٹھہرائیں بلکہ اس لئے کہ ان سب کو زندگی بخشیں جوان پر ایمان لاتے ہیں۔

آیئے ہم خداوند کے نمونے کی پیروی کریں۔ ہمارا کام ایسے لوگوں کو امید کا پیغام دینا ہے جن کے گناہوں نے پہلے ہی انہیں مجرم ٹھہرایا ہوا ہے۔ ہمیں ضرور ان تک پہنچنا ہے۔ المسیح کی محبت کو لے کر اور المسیح کی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے۔

مشق

3 دونوں گنہگار عورتوں کے ساتھ یسوع کا رویہ کیا تھا؟

الف: آپ نے انہیں سزا دی

ب: آپ نے انہیں معاف کر دیا۔

4 جب بنی اسرائیل نے گناہ کیا تو اس وقت خدا کا رویہ کیا تھا؟

الف: وہ انہیں سزا دینا چاہتا تھا۔

ب: وہ انہیں دھو کر اون کی مانند سفید بنانا چاہتا تھا۔

5 انسان کی گناہ آلودہ حالت کو دیکھتے ہوئے خدا کا کیا ردِ عمل تھا؟

....

....

6 خدا نے المسیح کو ہمارے گناہوں کے لئے اپنی جان قربان کرنے کو کیوں بھیجا تھا؟

الف: کیونکہ وہ گنہگار سے بے حد نفرت کرتا تھا۔

ب: کیونکہ وہ ہم سے بے حد محبت کرتا تھا۔

7 گناہ آلودہ لوگوں کے ساتھ ہمارا رویہ کیسا ہونا چاہیے؟

....

احترام کرنا

مقصد نمبر 3 مثال پیش کرنا کہ شخصی بشارت میں احترام کا بھرپور رویہ کس طرح نتائج کا حامل ہوسکتا ہے۔

ہم پہلے ہی ایسے لوگوں کے ساتھ رویہ کی اہمیت کو جاننے کے متعلق گفتگو کر چکے ہیں جن کی عمر یا مرتبہ آپ سے مختلف ہے۔ ہم کلام مقدس میں اس کی بہت سے مثالیں دیکھتے ہیں۔

دیکھیے اسرائیل کی ایک چھوٹی سی لڑکی کس طرح اپنی مالکن کو گواہی دیتی ہے۔ وہ کہتی ہے" کاش میرا آقا اس نبی کے ہاں ہوتا جو سامریہ میں ہے تو وہ اسے اس کے کوڑھ سے شفا دے دیتا" (۲ سلاطین ۵:۳)۔ ایسا رویہ کیسی عظیم حکمت ہے۔ بچپن ہی کے دنوں میں غلام ہوتے ہوئے اور اجنبی جگہ پر رہتے ہوئے اس چھوٹی لڑکی نے انہیں صرف اس بات کی صلاح دی جو اس کے خیال میں ان کی مددگار ثابت ہوسکتی تھی۔ جب اس نے ایسا کیا تو نتیجہ مثبت نکلا اور اس کا آقا اس نبی کے پاس گیا۔

ایک بار پھر دیکھیے جب نبی نے نعمان کو بتایا کہ دریائے یردن پر جا کر وہاں اپنے آپ کو دھو لے۔ تو وہ اپنے مرتبہ کے لحاظ سے کوئی غلط فیصلہ بھی کرسکتا تھا۔ اور اپنی حیثیت پر نگاہ کرتے ہوئے وہ اپنے آپ کو گندے پانی سے دھونا نہ چاہتا تھا۔۔ وہ نبی کی بات مانے بغیر اپنے وطن واپس جا رہا تھا۔ لیکن اس کے خادم اسکے کے پاس آئے اور انہوں نے اس سے کہا" اے ہمارے باپ! اگر وہ نبی تجھے کوئی بڑا کام کرنے کا حکم دیتا تو کیا تو

اسے نہ کرتا۔ پس جب وہ تجھے کہتا ہے کہ نہا لے اور پاک صاف ہو جا تو کتنا زیادہ اسے ماننا
چاہیے (۲ سلاطین ۵:۱۳)۔

اپنے آقا کے ساتھ اس فکر مند مثبت رویہ نے اس کو خاکسار ہونے اور دریائے یردن کے گندے پانی میں اترے پر مجبور کر دیا۔ اور نتیجہ اسکی مکمل شفایابی ہوا۔

میرے ملک میں بہت سے گاؤں خوشخبری کے لئے کھلے کیونکہ گواہی دینے والوں کا رویہ مثبت تھا۔ کچھ گاؤں اب تک غلط رویہ کے باعث بند ہیں اگر چہ مسیحی خادموں کی نیت درست تھی۔

ایک روز داؤد بادشاہ اپنے تخت پر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص اس کے پاس گیا اور کہنے لگا'' آؤ خداوند کے گھر چلیں'' اور داؤد بادشاہ نے خوشی سے جواب دیا'' میں خوش ہوا جب وہ مجھ سے کہنے لگے آؤ خداوند کے گھر چلیں'' (زبور ۱:۱۲۲)۔ یہ بھی اسرائیل کے بادشاہ کے سامنے عام اور سادہ شخص کا مثبت رویہ تھا۔

بعض اوقات درست رویہ سیدھا اور مشکل ہوگا۔ لیکن لازم ہے کہ ہم ہمیشہ روح القدس کی رہنمائی میں چلیں۔

مشق

8 کیا آپ مثال پیش کر سکتے ہیں کہ آپ کے احترام سے بھرپور رویہ نے کسی شخص کے سامنے گواہی دینے میں آپ کی مدد کی ہو؟

....

....

9 اسرائیل کی ایک چھوٹی لڑکی کی کہانی ہمیں سکھاتی ہے کہ ہم احترام کر سکتے ہیں

الف: فکرمندی کے اظہار سے۔

ب: جو کچھ ہم سوچتے ہیں اسے بیان نہ کرنے سے۔

10 آپ کے خیال میں اگر نعمان کے نوکر اس کے سامنے سچائی بیان کرنے سے ڈر جاتے تو نتیجہ کیا نکلتا؟

....

فکرمندی کرنا

مقصد نمبر 4 وضاحت کرنا کہ ہمیں لوگوں کیلئے فکرمندی کے اظہار کی ضرورت کیوں ہے۔

شخصی بشارت میں کسی بھی بات سے زیادہ ہمیں دوسرے لوگوں کی ضروریات کیلئے فکرمند ہونا چاہیے۔ المسیح کے بھیجے ہوؤں کے طور پر ہمیں اس طرح چلنا چاہیے جیسے وہ

چلا اور ہمیں یہ موقع دینا چاہیے کہ ہمارے اردگرد والے لوگوں کی ضروریات کا احساس ہمارے دلوں میں ہو۔

جگہ جگہ انسانی ضروریات لاتعداد ہوسکتی ہیں۔ لیکن بنیادی طور پر ایک جیسی ہی ہیں۔ المسیح کو شادی کی ضیافت کیلئے مدعو کیا گیا۔ آپ وہاں گئے اور چونکہ آپ وہاں تھے اس لئے آپ ضرورت کو پورا بھی کر سکتے تھے۔ فرض کیجئے آپ نے دعوت کو رد کر دیا ہوتا تو کیا ہوتا؟ پہلی بات تو یہ کہ شادی کی خوشیاں غم میں تبدیل ہو جاتیں اور دوسری بات یہ کہ آپ وہ معجزہ کرنے کا موقع کھو دیتے اور آپ کے شاگرد جلدی آپ پر ایمان نہ لاتے اور ہم نے المسیح کی محبت فکر اور تعلق کے متعلق نہ سنا ہوتا (یوحنا ۲:۱۱)۔

جب صیدا کی ایک عورت جس کی بیٹی کو بدروحوں نے جکڑ رکھا تھا المسیح کے پاس آ کر منت سماجت کرنے لگی تو آپ نے اس عورت کی ضرورت کو پورا کیا۔ گو آپ کی زمینی خدمت اسرائیل کی سرحدوں تک محدود تھی لیکن آپ اس عورت کی پکار پر لاتعلق نہ رہے۔ حقیقت میں المسیح رونے والوں کے ساتھ روتے اور جو خوش ہوتے ان کے ساتھ خوشی مناتے۔ مجھے اور آپ کو بھی یہی کام سونپا گیا ہے۔

۱۹۷۴ء میں، ایک بشارتی مہم کے دوران میں اور ایک ڈیکن گھر گھر جا رہے تھے۔ ہم لوگوں کو اپنی شام کی عبادت کیلئے مدعو کر رہے تھے اور ان کو المسیح کی خوشخبری سنا رہے تھے۔

ایک احاطہ میں ہم نے ایک ایسی عورت کو دیکھا جس کا بچہ تھوڑی دیر پہلے فوت ہو گیا تھا۔ بہت سے لوگ اسے تسلی دینے کیلئے وہاں جمع تھے۔ تب ہم نے اس عورت اور اس کے خاوند سے گفتگو کی۔ ہم نے اس عورت کو اس تجربہ کے متعلق بتایا جو حوا کو اس وقت ہوا جب اس نے اپنا بیٹا کھو دیا۔ لیکن اس کے بعد کس طرح خدا نے اسے ایک اور بیٹا بخش کر

اطمینان دیا (پیدائش ۴:۲۵)۔ ہم نے داؤد بادشاہ کے متعلق گفتگو کی، جسے غم کا تجربہ ہوا۔ اور کس طرح خدا نے اسے تسلی دی۔

ان والدین کے دل کھل گئے اور ہم دیکھ سکتے تھے۔ ان دونوں نے درخواست کی کہ ہم ان کیلئے دعا کریں۔ ہم نے خدا کی منت کی کہ انہیں تسلی دے، جس طرح تو نے حوا اور دوسرے لوگوں کو تسلی دی۔

ایک سال بعد اسی عورت نے ایک خوبصورت بچی کو جنم دیا۔ اس نے خدا کے اطمینان کا شخصی تجربہ حاصل کیا۔ صرف ایک بات جس کا ان والدین کو افسوس تھا یہ تھی کہ وہ پہلے المسیح سے کیوں نہیں ملے۔

کیونکہ ہم ان کی ضرورت میں شریک ہوئے اس لئے خدا کیلئے ممکن ہوا کہ ان کی زندگیوں میں شاندار باتوں کو عمل میں لا سکے۔ ان کی گواہی کے وسیلہ گاؤں کے دوسرے لوگوں نے بھی المسیح کو قبول کرلیا۔

مشق

11 فکرمندی کیلئے ایک اور لفظ ہے......................................

(دیکھ بھال/اعتقاد)

12 جب ہم کسی کیلئے فکرمندی ظاہر کرتے ہیں تو وہ جانتے ہیں کہ ہمیں ان سے

.... ہے

(محبت/کوئی کام)

13 اس کتاب کے شروع میں ہم نے کلام کی آیت پر غور کیا جو ہمیں بتاتی ہے کہ خدا ہم سے کس قدر محبت کرتا ہے۔ کیا آپ کو وہ آیت یاد ہے؟؟ وہ آیت لکھیں اور زبانی یاد کریں۔

14 اب وقت ہے کہ جو کچھ آپ نے سیکھا ہے اس کو عمل میں لائیں پچھلے اسباق میں سے کسی میں آپ نے ایک نام لکھا تھا۔ اس شخص کا جسے آپ خوشخبری دینا چاہیں گے۔ آپ نے اس شخص کیلئے دعا کی اب اپنے مسیحی تجربہ کے متعلق اس کو بتانا شروع کریں۔ یہاں اس کا نام لکھیں، اور جس روز پہلی بار آپ نے اس کو خوشخبری سنائی وہ تاریخ بھی لکھیں۔ اس کے بعد آپ دوسرے لوگوں کے نام اور تاریخیں بھی لکھیں جن کو آپ خوشخبری سنائیں گے۔

....

....	....
....	....
....	....
....	....
....	....

سوالات کے جوابات

1 ج: اس کے سامنے اس بات کو پیش کریں کہ المسیح کی محبت کے ذریعہ کس طرح ہماری گناہ آلودہ زندگی تبدیل ہو چکی ہے۔

2 الف: 2 منفی۔
ب: 1 مثبت۔
ج: 1 مثبت۔
د: 1 مثبت۔
ہ: 2 منفی۔
و: 2 مثبت۔

3 ب: اس نے انہیں معاف کر دیا۔

4 ب: وہ انہیں دھو کر اون کی مانند سفید بنانا چاہتا ہے۔

5 اس نے اپنا بیٹا المسیح ہمارے گناہوں کی قربانی کے طور پر دے دیا۔

6 ب: کیونکہ اس نے ہم سے اس قدر محبت رکھی۔

7 ہمیں المسیح کے نمونے کی پیروی کرنی چاہیے اور گناہ گاروں کے ساتھ محبت کرنی چاہیے نہ کہ انھیں مجرم ٹھہرانا چاہیے۔

8 آپ کا جواب۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ ہمیشہ باادب رہے ہوں گے۔ یاد رکھیں اگر آپ ان سے محبت بھرے لہجہ میں بولیں گے تو آپ لوگوں سے ان کی روحانی ضروریات کے پیشِ نظر راستباز ثابت ہو سکتے ہیں۔

9 الف: فکرمندی کے اظہار سے۔

10 عین ممکن تھا کہ وہ شفا حاصل نہ کرتا۔

11 دیکھ بھال۔

12 محبت۔

13 آیت ہے یوحنا ۳:۱۶ اپنی بائبل میں دیکھیں اور اسے زبانی یاد کریں۔

14 یاد رکھیں کہ آپ کو بیج بونا ہے اور اس کو پانی دینا ہے۔ باقی کام خدا کرے گا۔